یہہ شرک یہہ ہے کہ کوئی شخص کسی شیئے کو اللہ کا ہمسر ٹہراتا ہے اور جسطرح اللہ کو دوست
رکہتا ہے اسی طرح اوس شیٔ کو دوست رکہے اسے شرک سکے اندر یہہ بات ہوتی ہے
کہ غیر اللہ کو برابر اللہ کے ٹہرایا جاتا ہے جسطرح کہ مشرکون نے اپنے معبودون کو برابر
خدا کے ٹہرایا تہا چنانچہ وہ دوزخ مین اپنے خداؤن سے یہہ بات کہین گے تاللہ
ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم برب العلمین حالانکہ وہ اسبات کے معترف تھے
کہ اکیلا اللہ ہی خالق و رب و ملیک ہر شیٔ کا ہے اور اونکے معبود نہ کچھہ پیدا کرین اور نہ
رزق دین اور نہ مارین اور نہ جلائین سو اونکا شرک یہی تسویہ و مساوات تہا محبت و
تعظیم و عبادت مین یہی حال سارے جہان کے مشرکونکا ہے بلکہ وہ سب محب و معظم و
دوستدار ہین اپنے معبودون کے اللہ تعالے کو چہوڑکر الٰہہ باطلہ کے یار غار بنے ہین
بلکہ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ اونکو اپنے معبودون سے محبت ہے جو کہ اللہ سے نہین ہے
جتنا کہ اللہ کے ذکر سے خوش نہین ہوتے ہین اوتنے خوشی اون آلہۂ باطلہ کے ذکر سے
ہوتی ہی اور اگر کوئی اونکے معبودون کا تنقص کرتا ہے جو کہ اونکے آلہہ و مشایخ ہین تو اسقدر غصے
و غضب مین آتے ہین کہ اوتنی تنقص کرنے رب العالمین سے خفا نہین ہوتے اور جب
اونکے خداؤن اور معبودونکی حرمت مین کچھہ کمی ہوتی ہے تو شیر و سگ کیطرح غضب مین
آجاتے ہین اور اگر اللہ کی حرمتون کا ہتک ہو تو اونکو کچھہ غصہ و خشم نہین آتا ہی بلکہ اگر کوئی منہتک
کچھہ اونکو کہلا دیتا ہے تو اوس سے راضی ہوجاتے ہین اور اونکے دل اوسکا انکار نہین کرتے
اور برا نہین مانتے ہمنے اور ہمارے غیر نے یہہ بات کہلم کہلا ظاہر ظہور دیکہی ہے بلکہ تونی ہے

دیکہا ہوگا کہ یہہ مشرک لوگ اوٹہتے بیٹہتے ٹہوکر کہاتے بیمار ہوتے اپنی خدا و معبود باطل کا نام لیتے ہین انکی زبان پر ذکر اوسکا آتا ہے اور یہی ذکر اونکے دل پر غالب ہتا ہی وہ اسکا انکار نہین کرتے اور اس کام کو برا نہین جانتے اور کیونکر جانین کہ اونکا اعتقاد تو یہی ہے کہ یہہ ذکر ایک دروازہ حاجت کا ہے طرف اللہ کے اور یہہ معبود انکے شفیع و وسیلہ ہین نزدیک خدا کے سو بت پرست بہی اسی طرح تہے بلا فرق وہ لات و عزی ونحوہما کا نام لیتے تہے یہہ یا علی یا حسین یا عبد القادر کہتے ہین وہی شرک انکے دلون مین بہی بہرا ہوا ہے جسکو مشرکون نے ایک دوسرے سے بطور ورثہ کے بسبب اختلاف آبا کے اخذ کیا ہے فقط اتنی بات ہے کہ اونکے معبود حجر ہین اور انکے معبود بشر اللہ نے ان مشرکونکے اسلاف سے یون حکایت کیا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ان اللہ یحکم بینہم فیما ہم فیہ یختلفون یعنی جن لوگون نے اللہ کے سوا اور کارساز اپنے مقرر کئی ہین اونکا قول یہہ ہے کہ ہم جو انکو پوجتے ہین سو اسی لئے کہ یہہ ہماری رسائی اللہ کے پاس کرادین اللہ نے فرمایا کہ اس اختلاف کا فیصلہ دن قیامت کے ہو جائیگا پہر اللہ نے انپر گواہی کفر و کذب کی دی اور فرمایا کہ ہم کبہی اون کو راہ راست پر نلاوینگے اِنَّ اللہ لا یہدی من ہو کاذب کفار سو یہہ حال اوس شخص کا ہے جسنے اللہ کے سوا کوئی اور کارساز دوستدار مددگار ٹہیرایا ہے اور یہہ اعتقاد رکہتا ہے کہ وہ ولی اسکو اللہ سی نزدیک کریگا اور ایسا

شخص ثابت ہی جو اس بات کو سمجھ گیا ہو بلکہ اس حق فیہ ... شخص سنیرا ہو دری جو کہ اس کلام کے
منکر کا دشمن تہا ان مشرکون کے دلون مین اونکی سفارش کی خاطرون مین یہ بات تہی کہ
یہہ ہمارے آلہہ اللہ کے پاس ہماری سفارش و شفاعت کرینگے اسی لئے انہون نے اونکو
اپنا شفیع ٹہرایا تہا اور یہہ عین شرک ہی اللہ نے اپنی کتاب مین اسکا رد و ابطال کیا ہی اور
یہہ خبر دی کہ ساری شفاعت اللہ کی ہے اور اوسکی پاس کوئی کسیکی شفاعت نکر سکیگا مگر وہ شخص
کہ جسکو خود خدا ہی اس بات کا اذن دے کہ ان تم اس شخص کی شفاعت کرو اور یہہ جب ہوگا کہ اللہ
اوس شخص کی قول و عمل کو پسند کرلیگا سو ایسے لوگ یہی اہل توحید ہونگی جنہون نے سوا اللہ کے
کسے کو اپنا شفیع نہین ٹہرایا ہی ان لوگونکی شفاعت کی لئے اللہ تعالی جسکو چاہیگا اذن دیگا
کیونکہ انہون نی سوا اللہ کے کسی کو اپنا سفارشی نہین ٹہرایا تہا بہ نری اللہ کے حامی تہی اور اللہ
انکا معبود تہا قال تعالے ضرب الله مثلا رجلا فیه شرکاء متشاکسون ورجلا
سلما لرجل هل یستویان مثلا الحمد لله بل اکثرهم لا یعلمون یعنے بتائی اللہ نی ایک کہاوت
ایک مرد ہے کہ اوسمین کئی شریک ضدی اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی
ہے انکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہی پر بہت لوگ سمجہہ نہین رکہتے یہہ مثال ہی جو ایک رب کی
بندے ہین اور جو کئی رب کی بندی اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ موحد و مشرک برابر نہین ہوتا
سو بڑا سعادت مند ساتہہ شفاعت کے وہ ہوگا جسکے لئے اللہ تعالے اذن شفاعت کا
دیگا یہہ وہ صاحب توحید ہی جسنے سوا اللہ کے کسی کو اپنا شفیع نہین ٹہرایا ہے
اور وہ شفاعت جسکو اللہ و رسول نے ثابت کیا ہے یہہ ہی شفاعت ہوگی جو نری اللہ کے

اذن سے صادر ہو چکے اور جس شفاعت کی اللہ نے نفی کی ہے یہ وہ شفاعت
شرکیہ ہے جو دل مین اون مشرکون کے ہے جنہون نے اللہ کے سوا اور
شفیع ٹہیرا لیے ہین سو انکے ساتھہ معاملہ شفاعت کا برخلاف ان کے قصد کے
ہوگا اور موحدین فایز بشفاعت ہون گے حضرت کے قول مین جو ابوہریرہ
سے کہا تہا تامل کرنا چاہیے اونہون نے حضرت سے پوچھا تہا من اسعد
الناس بشفاعتک یا رسول اللہ قال اسعد الناس بشفاعتی من قال
لا الٰہ الا اللہ اس جگہ اعظم اسباب واسطے حصول شفاعت کے اسی تجرید توحید کو
ٹہیرایا ہے یہ برعکس اوس کے ہے کہ مشرکون نے سمجہا ہی کہ شفاعت شفعا ستر کرانے سے
اور اونکے عبادت کرنے اور اللہ کو چہوڑ کر اون کے موالات رکہنے سے ملتی ہے
حضرت نے اون کے زعم کاذب کو منقلب کر دیا اور یہہ کہدیا کہ سبب
شفاعت کا تجرید توحید ہے اللہ تعالیٰ شافع کو اذن دیگا کہ تو شفاعت
کر تب کہین وہ شفاعت کریگا مشرک کا یہ اعتقاد کہ جسنے کسی کو اپنا ولی
و شفیع ٹہیرایا ہے وہ اوسکے شفاعت کرے گا اور یہہ شفاعت نزدیک
خدا کے نفع دے گی جس طرح کہ خواص ملوک و ولاۃ اپنے دوستون کو
نفع پہچاتے ہین جہل محض ہے انہون نے یہہ نجانا کہ اللہ کے پاس کوئی
شفاعت نہین کرتا ہے مگر اوس کے اذن سے اور اللہ اذن شفاعت کا
نہین دیتا ہے مگر اوسی شخص کے حق مین جسکے قول و عمل کو وہ پسند کرتا ہے

اللہ نے فصل اول مین یون فرمایا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ
اور دوسری فصل مین یون کہا ہے ولا یشفعون الا لمن ارتضی تیرین
فصل یہہ ہے کہ وہ کسی کے قول و عمل کو پسند نہین کرتا مگر اسی توحید و اتباع
رسول کو یہان وہکی ہین جسکا سوال سارے اولین و آخرین سے ہوگا ابو العالیہ
کہتے ہین کلمتان یسئل عنہما الاولون والآخرون ماذا کنتم تعبدون ماذا اجبتم المرسلین
یہہ تین فصول ہین جو کہ درخت شرک کو دل سے اوس شخص کے جو انکو یاد کرلے
اور سمجھ لے قطع کرتے ہین شفاعت نہوگی مگر اللہ کے اذن سے اور اذن نہوگا مگر اوسی
شخص کے لئے کہ جسکے قول و عمل کو پسند فرمائیگا اور کسیکا قول و عمل پسند نہوگا مگر
توحید و اتباع رسول سو اللہ تعالے اون لوگونکے شرک کو جو غیر کو برابر اللہ کے
کرتے ہین ہرگز نہ بخشیگا کما قال تعالے ثم الذین کفروا بربہم یعدلون
اصح قولین یہہ ہی کہ یہ وہ لوگ ہین جو غیر کو عبادت و موالات و محبت مین اللہ کے
برابر کرتے ہین جسطرح کہ دوسری آیت مین فرمایا ہے تاللہ ان کنا لفی
ضلال مبین اذ نسویکم برب العالمین اور جسطرح کہ سورہ بقرہ مین کہا ہی
یحبونہم کحب اللہ تو مشرک کو دیکہتا ہے کہ اوسکا حال و اوسکی عمل کو جہٹلاتا ہے
کیونکہ قول اوسکا یہہ ہی کہ مین نہ انکو برابر اللہ کی دوست کہتا ہون اور نہ اللہ کی برابر سمجہتا ہون
لیکن پہر اونکے لئے غصہ کرتا ہے اور جب ہتک اونکی حرمت کا کرو تو اللہ کے
ہتک حرمت سے بہی زیادہ غضب مین آتا ہے اور اونکے ذکر سے ہشاش بشاش

ہوتا ہے خصوصا جبکہ کوئی یہہ ذکر کرے کہ وہ اعانۃ لہفات وکشف کربات وقضاء حاجات
کرتے ہین اور ایک دروازہ ہین درمیان اللہ تعالی اور درمیان اوسکے بندون کے تو نہین
دیکھتا کہ مشرک اونکی نام لینے سے کتنا شادان فرحان ہوتا ہے اور دل اوسکا ذکر
اون کے نالہ کرتا ہے اور لوائح تعظیم وخضوع ولوائح موالات یہان مین آتے ہین اور جب
کرے اللہ کا ذکر کرو اور تجرید توحید بیان کرو تو اون کو ایک وحشت وضیق وحرج لاحق
ہوجاتا ہے اور آپنے الہ کے منتقص اوسکو ہر طرح کی تہمت لگاتے بلکہ تیرے دشمن ہوجاتے
ہین اللہ ہمنے یہہ حال اونکا دنیا دیکہا ہے اور اونہون نے ہمپر تہمت لگائی اللہ اون کو
دنیا اور آخرت مین رسوا و خوار کرے اونکی محبت سوا اسکے کچہہ نہین ہے کہ جو بات اونکی
اخوان نے کہی تہی کہ یہہ شخص ہمارے خدا اون کو عیب لگاتا ہے وہی بات یہہ بہی کہتے
ہین کہ یہہ شخص ہمارے مشائخونکا تنقص کرتا ہے جو کہ ہمارے ابواب حوائج ہین طرف
خدا کے نصاری نے بہی یہہ بات حضرت سے کہی تہی جبکہ حضرت نے اون سے کہا تہا کہ مسیح اللہ
کی بندے ہین تو کہنے لگے تنقصت المسیح وعیبتہ اسیطرح اشباہ مشرکین اوس شخص سے
کہتے ہین جو کہ اون کو قبور کے اوثان معبودہ اور مساجد ٹہیرانے سے منع کرتا ہے اور
کہتا ہے کہ تم انکی زیارت اوس طرح پر کرو کہ جسطرح اللہ و رسول نے اذن دیا ہے تو یہہ جواب
دیتے ہین کہ تو نے اصحاب قبور کی تنقیص کی اب اس تشابہ قلوب کو دیکہنا چاہیئے کہ گویا
ایک نے دوسرے کو اس شرک کی وصیت کر دی ہے ومن یہدی اللہ فہو المہتد
ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا اللہ نے سارے اسباب جنکے ساتہ اہل شرک

تعلق رکھتے ہیں قطع کردے اسکو وہ شخص جو جانتا ہے جو تامل کرتا ہے اور یہ بات جانتا
کہ جسنے اللہ کے سوا کسی اور کو ولی و شفیع ٹھیرایا ہے اوسکی مثال مکڑی کی سی ہے
کہ اوسنے ایک گھر بنایا اور سب سی زیادہ بودا اور کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے قال تعالیٰ
قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا
فی الارض وما لہم فیہما من شرک وما لہ منہم من ظہیر ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ
اس آیت میں رد ہے شرک فی التصرف کا اور اثبات ہے نفی نفع شفاعت کا اور
یہ بات کہ شفاعت بلا اذن کے نہو گی مشرک نے جسکو اپنا معبود ٹھیرایا ہے وہ
اسی لئے کہ اوس سے نفع ہاتھ آئی اور یہ نفع ہاتھ نہیں آتا مگر اوسیکو جسمیں کہ کوئی خصلت
منجملہ ان چار خصال کے ہوتی ہے یا تو وہ مالک اوس چیز کا ہوگا جو عابد کی اوس سے
مراد ہے اگر مالک نہو گا تو مالک کا شریک ہوگا اگر شریک بھی نہیں ہے تو اوسکا معین و
ظہیر و مددگار ہوگا اگر معین و ظہیر بھی نہیں ہے تو نزدیک مالک کی اوسکا شفیع ہوگا سو اللہ نے
ان چاروں مرتبوں کی نفی کی اور ترتیب وار سکے کہ اعلے سے طرف ادنی کی انتقال کیا کہ
شرکت و مظاہرت یعنی مددگاری و شفاعت یعنے سفارش کو جو کہ مطلوب مشرک ہے منتفی
فرمایا اور ایسی شفاعت ثابت کی جسمیں کسی مشرک کا کچھ حصہ نہیں ہے اور یہ شفاعت اللہ کی
اذن سے ہوگی یہ آیت ایک نور و برہان و نجات و تجرید توحید ہے اور اصول مواد
شرک کو بالکل قطع کرتی ہے سمجھنے والا اسکو بخوبی سمجھتا ہے اور قرآن اس طرح کی
آیتوں سے اور اسکے نظائر و اشباہ و امثال سے مشحون و مملو ہے لیکن اکثر لوگ داخل ہونا

وقایع کو نہیں اس آیت کی اور متضمن ہونا اس آیت کا اون وقایع کو نہیں جانتے ہیں بلکہ یہہ گمان کرتے ہین کہ بس نوع و قوم کے حق مین یہ آیت آئی تہی وہ لوگ چل بسے اور انہون نے کوئی وارث اپنا نہیں چہوڑا ہی گمان فاسد درمیان انسان کے دل اور درمیان افہم قرآن کے حائل ہوتا ہے ہم قسم کہاتے ہین کہ وہ لوگ چل بسے ہین تو مثل اونکی یا بدتر اونسے یا کمتر اونسے اونکی وارث موجود ہین قرآن انکو اوسی طرح پر متناول و شامل ہی جس طرح کہ اون اگلی مشرکون کو شامل و متناول تہا لکن بات وہ ہے جو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہی ہے انما ینقض عری الاسلام عروۃ عروۃ اذا نشأ فی الاسلام من لم یعرف الجاهلیة یہہ اسلئے کہ جب ایک شخص جاہلیت کو نہیں پہچانتا ہے اور نہ اوس چیز کو جسکا قرآن نے عیب و ذم کیا ہے تو وہ اوس جاہلیت و امر معاب و مذموم مین گرفتار ہو جاتا ہے اور اوس کام کو مقرر رکہہ کے لوگون کو اوسکی طرف بلاتا ہے اور اوس شیئے کو صواب و مستحسن بتاتا ہے اور یہہ نہیں جانتا کہ وہی کام ہے جو اہل جاہلیت کرتے تہے یا مثل اوسکی یا بدتر اوس سے یا کمتر اوس سی ہے اس سبب سی رسی اسلام کی ٹوٹتی جاتی ہے اور اندک اندک ہو کر منقطع ہوتی ہے اور معروف منکر اور منکر معروف ہو جاتا ہی اور بدعت سنت اور سنت بدعت بنجاتی ہے اور آدمی کے تکفیر محض ایمان و تجرید توحید پر اور اوسکی تبدیع متابعت رسول و مسلم اور مفارقت ہوا و بدع پر ہونی لگتی ہے اور جسکو اللہ نی بصیرت دی ہی اور اوسکا دل زندہ سلامت ہے وہ اس امر کو آنکہہ سی دیکہتا ہے۔

فصل

شرک اصغر نہایت کثیر و عام ہے جیسے ریا و تصنع کرنا اور غیر اللہ کی قسم کہانا حضرت نی

قرار دیتے ہیں حلف بغیر اللہ فقد اشرک یا جیسے یہہ کہنا کہ ماشاء اللہ وشئت یا مالی اللہ و
ومنک یا انا باللہ وبک یا مالی الا اللہ وانت یا انا متوکل علی اللہ وعلیک یا لولا انت لم یکن کذا
یعنے جو اللہ چاہے اور تو چاہے یا میرا اللہ کیطرف اور تیری طرف سے ہے یا میرا اللہ ہے
اور تو ہے یا سوا اللہ کے اور تیری کوئی میرا نہیں ہے یا میرا بھروسا اللہ پر اور تجھ پر ہے یا اگر تو
نہوتا تو ایسا ہوتا یا اوپر اللہ ہے اور نیچے تو ہے سو یہہ شرک ہے اگرچہ بحسب حال معتقد
قائل کے شرک اکبر ہو جاتا ہے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا تھا
ماشاء اللہ وشئت فرمایا اجعلتنی للہ ندا یعنے کیا تو نے مجھے اللہ کا ہمسر ٹھیرایا قل ماشاء اللہ وحدہ
یعنے یہہ کہہ جو اللہ چاہے حالانکہ یہہ لفظ الفاظ مذکورہ کی نسبت بہت خفیف ہے حقیقت ہے
انواع شرک میں ایک یہہ ہے کہ مرید پیر کو سجدہ کرے یا اوسکے لئے توبہ کرے
یہہ شرک عظیم ہے میں کہتا ہوں یہی حکم تصور شیخ اور ربط قلب بالشیخ اور مرید تعظیم شیخ
کا ہے ایک جہان اس بلا میں گرفتار ہو رہا ہے دوسرے نوع یہہ ہے کہ غیر اللہ پر متوکل ہو
اور اوسکے لئے عمل کرے اور انابت رجوع وخضوع وخواری وخاکساری بجالائے یا
اوسکے پاس جستجو رزق کی کرے اور اللہ کی نعمت کو غیر کیطرف لگائے تیسری نوع
یہہ ہے کہ غیر اللہ کی نذر مانے یہہ شرک حلف بغیر اللہ سے بھی اعظم تر ہے جب حالف
بغیر اللہ مشرک ٹھیرا تو ناذر لغیر اللہ بالاولے مشرک ہوگا حدیث عقبہ بن عامر میں مرفوعا آیا ہے
النذر حلفة یعنے منت ماننا حلف ہی ہے چوتھی نوع یہہ ہے کہ مردوں سے حاجتیں مانگے
اور اونسے استعانت چاہے اور اونکی طرف متوجہ ہو اصل جہان بھر کے شرک کی یہی

نوع ہے اسلئے کہ میت کا عمل تو منقطع ہو چکا ہے وہ اپنی ہی جان کے نفع ونقصانکا
مالک نہین ہے تو وہ دوسرے کو جو کہ اوس سے استغاثہ کرتا ہے یا کسی حاجت کا سائل ہے
یا اوسکو اللہ کے پاس شفیع ٹہیراتا ہے کیا سود و زیان پہونچایگا یہہ جہل ہے اس شرک کا
حال سے شافع ومشفوع عند اللہ کے جسطرح کہ اوپر گزر چکا ہے کہ اوس شفیع کو یہہ قدرت
نہین ہے کہ وہ کسیکی سفارش نزدیک اللہ کے کرے مگر اللہ کے اذن سے اور اللہ نے
اس شرک کے استغاثہ واستعانت وسوال کو سبب اذن کا نہین ٹہیرایا ہے سبب اذنکا
توہی کمال توحید ہے بلکہ اس شرک نے وہ کام کیا جس سے کہ اگر اذن ہوتا تہا تو اب نہوگا
اسکی مثال اوس شخص کیسی ہے کہ وہ اپنے کام نکالنی کو ایسا کام کرے جو اوس کام کو نہونے
دے یہی حالت ہی ہر مشرک کی اور میت تو خود اس بات کا محتاج ہے کہ یہہ شخص اوسکی لئیے
دعا کرے اور اوسپر مہربان ہو اور اوسکے واسطے اللہ سے مغفرت مانگے جسطرح کہ حضرت نے ہمکو
وصیت کی ہے کہ جب ہم قبور کی زیارت کرین تو ہمکو چاہیئے کہ ہم مردون پر ترحم کرین اور
اونکی لئے اللہ سے عافیت ومغفرت چاہین مشرکون نے اس وصیت کو برعکس کر ڈالا
اور اونکی زیارت بطور عبادت کے مقرر کے تاکہ اونسے قضاء حوائج طلب کرین اور
استعانت چاہین اور اونکی قبرونکو اوثان ٹہیرالیا کہ وہ پوجے جاتے ہین اور اس زیارت
شرکیہ کا نام حج رکہا اور وہان جا کر ٹہیرنا اور سر مونڈانا مقرر کیا اور پیرزادون اور
مریدون نے قبر کے پاس بیٹہ کر مراقبہ کرنا شروع کیا اور اسکا نام استفاضۂ روحانی رکہا
اور اپنے قلب کا ربط ساتہہ اوسکے روح کی اعتقاد کیا تو اس صورت مین انہون نے دوام

جمع کئے ایک شرک بالمعبود دو تغیر دین دوسری معادات اہل توحید او نسبت کرنا اہل
اسلام کا طرف تنقیص اموات کے حالانکہ یہہ خود شرک کرکے اللہ تعالی کی تنقیص کرتے ہیں
اور نیز نبیاؤں اولیاء کے جو کہ موحد خالص تھے اور کبھی اونہوں نے کسی شیٔی کو اللہ کا
شریک نکیا تہا مذمت کرتے ہین اور اونکے دشمن عیب جو ہوگئے ہین سو جنکے ساتھ اونہوں نے
یہہ شرک کیا ہے اونہیں کا خاص تنقص غایت درجہ کا کرتے ہین اسلئے کہ انکو یہہ گمان ہے
کہ وہ مقبورین انکی ان افعال و حرکات سے راضی ہوتے ہین یا اونہوں نے انکو حکم دیا ہے
کہ تم یہہ کام کیا کرو اور وہ بسبب ان افعال کے ان گور پرستوں کے کارساز ہوگئے ہین
حالانکہ یہہ سارے گور پرست پیر پرست توحید و رسل کے دشمن ہین ہر زمان و ہر مکان مین
اور انکے تابعداروں کی بہت کثرت ہے اللہ تعالی اپنے خلیل جلیل ابراہیم علیہ السلام کو
جزائے خیر دے کہ اونہوں نے یہہ دعا کی تہی واجنبنی وبنی ان نعبد
الاصنام رب انہن اضللن کثیرا من الناس اس شرک اکبر سے کسی نے نجات نپائی
مگر اوسی شخص نے جسنے اللہ کی توحید کو مجرد کیا اور اللہ کی راہ مین مشرکوں کا دشمن بنگیا اور
اونکی دشمنی کو اللہ کا تقرب سمجھا اور نرے ایک اکیلے اللہ کو اوسنے اپنا ولی و خدا و معبود ٹہیرایا
اللہ کا دوست بنا اوسی سے ڈر رکہا اوسی کا امیدوار رہا اوسی کے سامنے خواری و ذلت
اختیار کی اوسی سے استعانت چاہی اوسیکی طرف التجا کی اوسی سے مستغیث ہوا اور اپنے
قصد کو اللہ کے لئے خالص کیا اور اوسکے حکم کا تابع و متبع ہوا اوسکے رضامندی کا طالب بنا
جب مانگا تو اللہ ہی سے مانگا جب استعانت کی تو اوسی سے مدد چاہی جب عمل کیا تو خالص

اور کسی نے کیا خوب ﷲ تعالیٰ دراﷲ تعالیٰ اتی علام اللناز مسو کانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد نقل اس
عبارت کے کہا ہے کہ دیکھو کسطرح کی تصریح کی ہے امین اس امر کے کہ جو کام یہہ گور پرست
کرتے ہین وہ شرک اکبر ہے بلکہ اصل شرک تمام عالم کا یہی ہے اور یہہ جو کہا ہے کہ انسے
عداوت رکہنا چاہیئے سو ٹہیک کہا ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا تجد
قوما یؤمنون باﷲ والیوم الاخر یوادون من حادّ اﷲ ورسوله یا ایها الذین
امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الی قوله کفرنا بکم وبدا بیننا
وبینکم العداوة والبغضاء ابدًا حتی تؤمنوا باﷲ وحده ٥
انتہےٰ مین کہتا ہون کہ سوا شرک اکبر کے جتنے انواع شرک کے ہین وہ غالبًا شرک اصغر ہین
الا ما شاء اللہ تعالےٰ جیسے گور پرستی پیر پرستی کہ یہہ سب نزدیک علماء محققین کی شرک
اکبر ہے نہ اصغر اور جیسے اختیار کرنا سفر کا واسطے زیارت قبور دور دست کے خواہ وہ
قبر کسی پیغمبر کی ہو یا کسی ولی یا پیر یا شہید کی اور جیسے اولیاء وصلحا کو واسطہ تقرب وشفاعت کا
ٹہیرانا نزدیک اللہ کے اور کفر دون کفر سے یہی شرک اصغر مراد ہوتا ہے لکن آدمی غفلت و
جہل سے پہر یہی اصغر اکبر ہو جاتا ہے جیسے ریا وسمعہ کہ اسکو شرک خفی فرمایا ہے جب
خلوص جاکر نرا دکہانا سنانا رہجاتا ہے تو ریاکار مشرک ٹہیر جاتا ہے یا جیسے تصور شیخ
کہ انجام اسکا شرک اکبر ہو جاتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ شرک کے ستر درجے ہین اور بدعت کے
بہتر اور جو ملامت ومذمت شرک وبدعت کی قرآن وحدیث مین آئی ہے شاید ویسی کسی
اور معصیت کی نسبت آئی ہوگی بلکہ منبع ہر عصیان کا یہی شرک وبدعت ہی جب کسی آدمی کے

عقیدون مین خلل پڑتا ہے تو پہر نام کو کچہ دنون تک دل مین باقی رہتا ہے پہر شیطان نے
پیدا ہوکہ ان کو پیر پرستون قبر پرستون کو یہ دیا ہی کہ تم تو اللہ کے اولیا و صلحا کی تعظیم و
اونسے محبت کرتے ہو انکی نذر نیاز کرنی اور منت ماننی ہے قیامت مین یہ تمہاری
سفارشی ہوجاونگی یہ کچہ شرک نہین ہے شرک تو جب ہے کہ تم انکو اللہ کا شریک خلق
آسمان زمین مین سمجھنے سو ان احمقوں کی دل نے اس مشورہ ابلیس کو پسند کرکی قبول کرلیا اور شیطان کے
مشورے سے شکر ایمان سے نعمت کو وہ یہ خرچ کرکے برباد کربیٹہے اور یہ سمجھی کہ قرآن حدیث
کے احکام کچہ خاص ساتہ اون لوگونکے تہے جنکے حق مین قرآن اوترا ہے یا حدیث
آئی ہے بلکہ یہ احکام تا یوم القیام ہر مسلمان کے حق مین عام ہین اگر یہ بات نہوتی تو قرآن کا
معجزہ باقیہ ہونا بے اصل ٹہرتا ہے حالانکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ مین تم مین دو چیزین
چہوڑی ہین جبتک تم اونکو پکڑے رہوگے گمراہ نہوگے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے
رسول کی سنت لیکن امت نے عکس القضیہ کیا کہ قرآن کے عوض مین شرک اختیار
کیا اور سنت کے عوض مین بدعت مول لی انکے نزدیک قرآن فقط اسلئی ہے کہ
گہر کے طاق یا الماری یا صندوق مین رکہا رہے اور لوگونکے سامنے یہ کہا جاوی
کہ ہمارے پاس نسخہ قرآن کا بہت عمدہ خوشخط مطلا مذہب کمخواب یا اطلس یا مخمل
کے جزدان مین بہت قیمتی جلد کا ہے اور بہت ہوا تو گاہے ماہے اوسکو نکال کر چوم
چاٹ کر رکہدیا کچہ اسلئی نہین ہے کہ اوسمین تلاوت کی جاوی اور تدبر عمل مین آوے
اور اپنے ہر حال و قال و فعل کو اوس سے ملا کر دیکہا جاوے کہ کونسی بات ہماری خلاف

یا باطنا موافق ہے اور کونسی حالت صوری و معنوی مخالف ہے اسلئی کہ قرأت و درایت
کتاب اللہ سے یہی امر مقصود ہے نہ مجرد نظر و تقبیل پہر جو مشرک و مبتدع عربی شناس
فارسی خوان ہین اور ملا مولوی کہلاتے ہین اونکا تعلق قرآن سے فقط اسیقدر رہتا ہی
کہ کوئی لفظ یا آیت ایسے ہاتہہ آجاوے جس سے استدلال کسی شرک و بدعت کی جواز
پر ہو سکے اگرچہ تاویل بعید و توجیہ ناسدید سے ہو اور ہر چند بدلالت تضمنی یا التزامی تخریج اوس
مدعا کا ہو سکے گو اوسکے مقابلہ مین ایک حصہ کافی آیات بینات و دلائل واضحات کا موجود
کیون نہو یہی حال سنت مطہرہ کا ہے کہ اول تو اہل شرک و بدعت خصوصا گور پرست
پیر پرست اور مقلدین مذہب کی دل اوس سے نفرت کرتے ہین اسلئی کہ دواوین حدیث
مین مخالفت ظاہر ساتہہ اس شرک اور قیل و قال جہال کے ہے اور اگر ہزار مین ایک
واسطے ریاء و مفاخرت کے متوجہ طرف تحصیل علم سنت کی ہوتی ہین تو کتاب مشکوۃ
شریف سے آگے تجاوز نہین کرتے اور اگر کسی نے بفرض محال صحاح ستہ کو پڑہ لیا
یا سن لیا تو اوسکا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اپنی بدعت کو ثابت کرے اور صحیحین کے
حدیثون پر احادیث سنن کو ترجیح دیکر اپنے مذہب اور امام کی حمایت کری چنانچہ صنیع
مقلدین مذہب سی یہہ بات بخوبی ثابت ہی ہر کتاب اہل تقلید کے اس دعوے پر
شاہد ہی اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اور حضرت نے اپنی حدیثون مین سارے
اصول و مواد اہل قبور و معتقدین اموات و مقلدین مذہب کو جڑ سے اوکہیڑ ڈالا ہے
یہہ بات سب ہے اور ہی کہ کوئی یہہ سمجہہ لے کہ ہم مصداق ان آیات و حدیث کی نہین ہین انکی

مصداق اوس زمانۂ نبوت کے مشرک و متعلد و اہل جاہلیت تہی لیکن اس اعتقاد مین ابطال
شریعت اسلام کا اور انکار صریح ہے قبول نہین حق سے جو کوئی ایسا زعم کرتا ہی وہ مسلمان
نہین ہے مشرک و بد دین زندیق و مرتد ہے کون شرک اس سے بڑھکر ہوگا کہ امت کے
لوگ احاد امت کو گو وہ ولی ہون یا پیر شہید اپنا شفیع و مقرب الی اللہ سمجہین ہم سوای انبیا
اور اون اصحاب و اہلبیت کے جنکے لئے حضرت نے گواہی جنت کی دی ہے کسی کے لئے
قطعی جنتی ہونیکا حکم نہین کر سکتے ہین اور ہمکو یہہ علم غیب نہین ہے کہ کسکا خاتمہ بالخیر ہوا اور کسکا نہوا
ہان جسکو ہمنے صالح و متقی پایا ہے اور اسی حال پر وہ مرگیا ہے اوسکی حق مین حسن ظن رکہتے
ہین تو مجرد ہماری حسن ظن سی ہم اوسکو شفیع و مقرب اپنا نزدیک خدا کے نہین کہین گے
بلکہ اگر ہمکو اونکی حسن خاتمہ و مغفرت کا یقین کامل بہی ہو جائے تب بہی ہم جانتے ہین کہ وہ
ہرگز کسی مشرک بدعتی کی سفارش نزدیک خدا کے نکرین گے اور اگر وہ ایسا کرنا چاہین تو پہر وہ
اللہ کے اولیا نہوئے بلکہ اعدا ٹہیرے کہ اوسکی خلاف مرضی پر جرأت کرنیکو طیار ہین جا لگ
یہان اولیا و صلحا کا ذکر کرنا اور اونکا نام واسطے سرانجام تقریب و تشفیع کی لینا ہی سرے سے
غلط ہے اسلئے کہ نبی سے بڑہکر کوئی بشر نزدیک اللہ کے بزرگ تر و مقرب تر نہین ہوتا ہے
پہر ملائکہ مقربین بزرگ ہین سو جب رسل و ملائکہ بہی اوسکے مرضی و اذن کے شفاعت نکرینگے
پہر کسی اور شخص کی کیا وقعت و ہستی ہے یہی وجہ ہے کہ یہہ اولیا و صلحا بہ وقت اوس دن
ان گور پرستون اور پیر پرستون کے دشمن ہو جاوین گے اور اونکو اس بات کا ڈر ہوگا کہ کہین
ہمسے یہہ سوال نہو کہ ان لوگون نے جو تمہاری نذر نیاز کے اور تمہاری قبر پر چراغ جلائی

اور گنبد بنائی اور چادرین ڈالین اور پردے لٹکائے اور قبر کا طواف کیا اور بڑی بڑی
قبرین پختہ و بلند طیار کین اور تمکو انہون نے اپنا مقرب و شفیع ٹہیرایا کیا اس کام کے کرنیکا
تمنے اونکو حکم دیا تہا یا تم اونکے اس کام پر راضی تہے کہ دور دور سے چلکر تمہاری زیارت
کے لئے آئین اور تمہاری وفات کی دن کو عرس ٹہیرائین اور تمہارے نام کا جانور ذبح کرین
اور وقت سختی کے تمکو پکارین اور مصیبت مین تمہاری دہائی دین اور تمسے شفاء مریض ورد غائب
وکشائش رزق اور تولد اولاد کا سوال کرین اسلئے کہ قرآن مین اس جنس کا سوال ہونا مسیح علیہ السلام
سے آیا ہی اانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون الله حالانکہ اللہ تعالے
کو خوب معلوم ہے کہ مسیح اور اونکی ماںکا دامن اس لوث سے بالکل پاک ہے معہذا یہ سوال جو
اونسے ہوگا وہ اسی لئے کہ اس امت اسلام کی یہ گور پرست و پیر پرست بخوبی سمجہ لین کہ یہ کام
شرک خالص اور بدعت مہلک ہے اور یہہ رشوت دنیا اہل قبور و مجاورین قبور کو کچہ سود مند
نہوگا بلکہ وبال اوسکا انہین کی گردن پر آئیگا۔ **فصل** شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے بعض
رسائل مین لکہا ہے کہ شفاعت مین لوگونکے لئے کئی طرح کے گمراہی ہے جسکو ہمنے اور جگہہ
بسط سے لکھا ہے بہت سے گور پرستون پیر پرستون کو یہہ گمان ہے کہ یہ شفاعت بسبب اوس
اتصال کے ہوگی جو شافع کو ساتہہ مشفوع لہ کے ہے جسطرح کہ ابو حامد وغیرہ نے اسکا ذکر کیا ہے
یہہ لوگ کہتے ہین کہ جو شخص حضرت پر بہت درود بہیجتا ہے وہ بہ نسبت غیر کے زیادہ حقدار
شفاعت کا ہی اسیطرح جس شخص کو ساتہہ کسی شخص کے زیادہ تر حسن ظن ہوتا ہی اور اوسکی
تعظیم بہت سی کرتا ہے وہ احق بشفاعت ہی سو یہہ بات غلط ہے بلکہ یہہ قول مشرکونکا ہی

جو یہ بات سمجھتے تھے کہ ہم فرشتون کو اسی لئے دوست رکھتے ہین کہ وہ ہماری شفاعت
کرین انکا گمان یہہ تہا کہ جو کوئی کسی ایک فرشتہ کو دوست رکہتا ہے یا کسی نبی یا صالح کو تو
یہہ ایک سبب ہی واسطے اوسکی شفاعت کے حالانکہ بات یون نہین ہے بلکہ سبب
شفاعت کا اللہ کی توحید اور اخلاص دین فقط ہے سو جو شخص جتنا اخلاص زیادہ رکہتا ہوگا
اوتنا ہی وہ حقدار شفاعت کا ٹہیریگا جسطرح کہ وہ مستحق انواع رحمت کا ہوگا اصلی کرنیوالا
خاتمہ شفاعت کا طرف سے اللہ کی ہے وہان کوئی کسیکا شفیع نہین ہوسکتا ہے مگر اللہ کے
اذن سے اللہ ہی شافع کو اذن دیگا تب کہین وہ زبان واسطے شفاعت کے کہولیگا
اور اللہ ہی شفاعت کا قبول کرنیوالا ہے یہہ شفاعت ایک سبب ہی منجملہ اسباب رحمت
الہی کی جس بندے پر اللہ چاہیگا رحمت کریگا اور بڑی مستحق اس رحمت کی اہل توحید و اخلاص
ہین پس جو کوئی تحقیق اخلاص مین اکمل نکلیگا وہی حقدار رحمت کا ٹہیریگا اور جن گنہگارون کے
سیئات حسنات پر راجح و غالب ہونگی اور اونکی ترازو ہلکی پڑجائیگی وہ مستحق آگ کے
ہونگے پہر اونمین جو اہل لا الہ الا اللہ ہین اونکو آگ بسبب اونکی گناہون کے پہونچیگی اور اللہ اونکو
ایکطرح کی موت دیگا وہ آگ اونکو جلا ڈالیگی مگر موضع سجود کو نکہائیگی پہر اللہ اونکو بسبب شفاعت کے
آگ سے نکالکر جنت مین داخل کریگا یہہ بات احادیث صحیحہ مین آئی ہے اس سے ظاہر ہوا کہ
سارا دار مدار اس کاروبار کا کلمہ اخلاص پر ہے وہ کلمہ یہہ ہے لا الہ الا اللہ نہ شرک پر جسطرح کہ
یہہ جاہل اجہل گمان کرتے ہین انتہے اور یہہ سوال تمہارا کہ آیا یہہ کارروائی اوس مسلمان کی
حق مین ہوگی جس سے بالکل شرک نہین ہوا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ جو شرک اصغر مومن سے

صادر ہوتا ہے اور وہ باوجود کوشش کی اتباع امر خدا و رسول مین نہین جانتا ہے کہ یہ کام
شرک ہی تو امید ہے کہ یہ امر اوسکو وعدہ مغفرت سے خارج کرے اسلئے کہ اسطرح کی اشیاء
صحابہ سے صادر ہوئی ہین جیسے قسم کھانا باپ دادون کے یا کعبہ کے یا یہ کہنا کہ ما شاء
اللہ و شئت یا ما شاء محمد یا یہ کہنا کہ ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط مقرر کر دو لیکن جب
اونپر حق ظاہر ہو گیا تو وہ تابع حق ہو گئے اور کوئی جھگڑا قصدا اونہون نے نہین نکالا جسطرح
رسمیت اہل جاہلیت کی واسطے مذہب آبا و رسوم اجداد و عادات کے ہوتی ہے اور جو شخص
کہ دعوی مسلمانی کا رکھتا ہے اور چند بڑے بڑے کام شرک کے کرتا ہے اور جب اوسپر
آیات اللہ کو تلاوت کیا جاتا ہے تو استکبار ظاہر کرتا ہے تو وہ مسلمان نہین ہے اور جو
انسان یہ کام بسبب جہالت کی کرتا ہے اور اوسکو کوئی ناصح مرشد میسر آیا اور نہ اوسنے
خود وہ علم طلب کیا جو اللہ نے اپنے رسول پر اوتارا ہے بلکہ زمین مین جما رہا اور خواہش نفس کے
پیروی کیا تو ہم نہین جانتے کہ اوسکا حال کیا ہوگا انتہے اس عبارت سے ثابت ہوا کہ شرک اکبر مین
جہل عذر نہین ہوتا ہے ہان جو کفر ایسا ہی کہ منافی ایمان نہین ہے اور جہالۃ ایک شخص سے
اتفاقا ہو گیا ہے تو وہ مرجو العفو ہے جسطرح کہ حق مین عورتون کے آیا ہے یکفرن العشیر
یہ کفر بمعنے ناشکری و ناسپاسی کے ہوتا ہے یہ وہ کفر نہین ہے جس سے ایمان بالکل جاتا رہتا ہے
یا جیسے زنا و شرب خمر کہ انکے حق مین فرمایا ہی کہ اوسوقت ایمان زانی و شارب سارق محو ہوتا ہے
یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ انواع کفر کے ایسے ہین کہ ایمان کی ضد نہین ہین اور کفر دون کفر انہین انواع
عبارت ہی ایسے کبائر بہت ہین جنپر اطلاق کفر یا لعنت کا آیا ہے اور اونکی جزا دخول نار ہے

مگر خلود نار کو نہین فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکی ہوتی ہوئی بہی ایمان باقی رہتا ہے
اگرچہ اقل قلیل ہو جیسے برابر ایک دینار یا نصف دینار یا ایک ذرہ یا ایک دانہ رائی کے اتنی بات ہے کہ اس جگہ
حد جہل کا وہان تک چل سکتا ہے جبتک کہ قبول حق سے بعد وضوح دلیل کے انکار
واستکبار نہین ہے اور مجرد جہل باعث اوس قول یا عمل پر تہا اور اگر معاذ اللہ بعد بیان حق و
سطوع انوار دلیل کی بہی جمود باقی ہے اور حجاب طبع یا رسم یا قوم یا اہل محلہ یا اصحاب
مذہب یا اہل قرابت یا محلہ یا استیقار جاہ و دولت مانع قبول و اذعان ہے تو یہی کبر بمنزلہ
ضد ایمان کے ہوجاتا ہے اور یہ شرک اصغر فاعل قائل کو شرک اکبر تک پہنچا دیتا ہے قال تعالی
واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم ولبئس المهاد وقال تعالی
ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین کفر و شرک سب بدتر ہر اور مگر ہو
کفر و شرک پر اور جہنم کے سات درکات ہین تقسیم مدارج کی بحسب تفاوت احوال کفر و
شرک اور باعتبار قلت و کثرت و ضعف و قوت کی ہوگی عیاذا باللہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے
کتاب زاد المعاد مین لکہا ہے کہ ازانجملہ ایک جلا دینا ہے مکانات معصیت کا جہان کہ اللہ و
رسول کی نافرمانی کی گئی ہے اوس جگہ کو ڈہا دے جسطرح کہ حضرت نے مسجد ضرار کو جلا دیا تہا
اور حکم دیا کہ باقی کو ڈہا دو یہ وہ مسجد تہی جسمین نماز پڑہی جاتی تہی اللہ کا نام لیا جاتا تہا لکن جبکہ
بنیاد اوسکی ضرر و تفریق مسلمین پر ہوئی تہی اور ایک جای پناہ منافقین ٹہیری تہی اور جو کوئی مکان
ایسا ہو تو امام مسلمین پر واجب ہے کہ اوس جگہ کو بیکار کر دے اور ڈہا دے اور آگ سے جلا دے یا اوسکی
صورت بدلکر اوسکو کسی اور کام مین لیلے جس کام کی واسطے وہ جگہ بنائی گئی تہی اوسکی لئے باقی

تجویز ہوئی سو جب یہہ شان مسجد ضرار کی ٹہیری تو پہر اور مشاہد شرک کا کیا ذکر ہے کہ جہان قبر کے مجاور اور پجارے لوگون کو بلا کر خدا کی ہمسر ٹہیراتے ہین وہ تو بالاولے لائق ہدم و احراق وتغییر کی ہین بلکہ اونکا محو کرنا واجب تر ہے اسی طرح وہ محلات جو معاصی و فسوق کے ہین جیسے دوکانات شراب فروشی اور دیگر منکرات کے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک پورے قریہ کو جہان شراب بکتی تہی آگ سے جلا دیا اور رُوَیشد ثقفی کی دکان جلا دی اور اوسکا نام فویسق رکہا اور سعد کا قصر جسمین وہ رعیت سے حجاب مین رہتے تہے جلا ڈالا اور حضرت نے قصد کیا تہا کہ جو لوگ جماعات و جمعہ مین حاضر نہین ہوتے ہین اونکی گہر وں مین آگ لگا دی جائے تا کہ وہ جل جائین لیکن پہر بخیال مستورات و ذریات کی جنپر جمعہ و جماعت واجب نہین ہے باز رہے اسیطرح وہ درخت جسکے نیچے بیعۃ الرضوان ہوئی تہی اور اس بیعت و شجرہ کا ذکر قرآن مین آیا ہے جب لوگ اوسکی تعظیم کرنے لگے اور اوسکو مبارک سمجہتے تہے عمر بن خطاب نے جڑ سے کاٹ کر پہینکدیا اگر صحابہ ایسے کام نکرتے اور سد ذرائع شرک کا اہتمام نفرماتے تو یقیناً آج اسلام کا نام بہی کسی قطعہ زمین مین سُنا دیکہا نجاتا اس جد و جہد پر تو یہہ حال ہو گیا ہے کہ اکثر امت اسلام شرک و بدعت کو دین و ایمان سمجہنے لگے ہین اور اتباع قرآن و حدیث کو بدعت و ضلالت جان کر موحدین کی جان و ابرو و مال و نام کے دشمن جانی ہو گئے ہین شارع نے جو فرمایا تہا کہ عود اسلام کا طرف غربت کے ہوگا اوسکا مصداق صدہا سال سے دنیا مین موجود ہو گیا ہے مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب کسکا مجال ہے کہ وہ ان افعال شرکیہ کا رد کرے اور پہر اوسکو کوئی مسلمان سمجہے فانا للہ وانا الیہ راجعون

ازانجملہ ایک یہ بات ہی کہ وقف کرنا ایسی شے پر جو بر خلاف قربت ہو صحیح نہیں ہے یعنی مسجد
وقف کرنا درست نہیں ہے اس صورت مین جو مسجد کہ قبر پر یا پاس قبر کے بنی ہے اوسکا ہدم
کرنا واجب ہے اسی طرح اگر کوئی مردہ اندر مسجد کے مدفون ہو تو اوسکو کہود کر نکال ڈالے امام
احمد وغیرہ نے اسپر نص کی ہے دین اسلام مین اجتماع مسجد و قبر کا نہین آیا ہے بلکہ جو امر
ان دونون مین سے دوسری پر طاری ہو اوسکو منع کر دے اور جو سابق ہو اوسیکا حکم
رہے اور اگر معاً یہ دونون کام کئے جاوین تو ہرگز جائز نہین اور نہ یہ وقف صحیح ہے حضرت نے
ایسی مسجد مین نماز پڑہنے سے منع فرمایا ہے اور جو کوئی قبر کو مسجد ٹہیرائے یا اوسپر چراغ جلائے
اوسکو لعنت کی ہے بلکہ قبر کے پاس جلوہ کرنے سے بہی نہی کی ہے مین کہتا ہون یہ جلوہ عرس
وغیرہ اجتماعات کو بہی شامل و عام ہے فہذا دین الاسلام الذی بعث بہ رسولہ
ونبیہ وغربتہ بین الناس کما ترے انتہی اوسری جگہ
کہا ہے کہ یہی حکم اون مواضع کا ہے جنکو اہل شرک نے بیوت طواغیت ٹہیرایا اور بنایا ہے کہ
اونکا ہدم کرنا اللہ و رسول کو نہایت درجہ محبوب و مرغوب ہے اور یہ ہدم واسطے اسلام و دین مسلمین کے
بغایت نافع و مفید ہے بہ نسبت ڈہانے میخانون اور دوکانات منکرات کے یہ مشاہد جو قبور
پر بنائی گئے ہین اور اللہ کو چہوڑ کر پوجے جاتے ہین اور اون قبور والونکی ساتہہ طرح طرح کا شرک
کیا جاتا ہے انکا باقی رکہنا اسلام مین حلال نہین ہے بلکہ انکا ہدم کرنا واجب ہی اور انکا وقف کرنا
اور انپر وقف کرنا درست نہین ہے امام کو چاہیے کہ وہ انکو قطع کر دے اور اوقاف مذکور کو لشکر اسلام
پر صرف کرے اور ان اموال سے مصالح مسلمین پر استعانت لے جسطرح کہ حضرت صلعم نے ان

بیوت طواغیت کو لیکر جو کچھہ اونکے اندر آلات واسلحہ و نذور آتی تہی اور جمع تہی جو کہ مشابہ اون
ہدایا کے تہی جو امام کے گہر مین آتی ہین سب کو مصالح مسلمین مین صرف کر دیا تہا وہ سارا مال
تہانون اور میخانون کا درستی اسلام مین خرچ ہوا اون بیوت طواغیت کی بابت یہی کام
ہوتے تہے جو کہ اب نزدیک مشاہد و قبور کے ہوتے ہین کچھہ ان دونون مین فرق نہین ہے
یہی نذر و تبرک و مسح و تقبیل و استلام وہان بہی تہا جو یہان پر ہے قوم کا شرک یہی تہا کچھہ وہ
اسباب کی معتقد نہ تہے کہ ہمارے معبود خالق ارض و سما ہین بلکہ اونکا شرک مثل انہین ارباب
مشاہد کی شرک کے تہا بعینہ الحاصل نفوس جاہل و گمراہ نے اللہ کی عبادت تو چہوڑ دی اور جس
مخلوق کی یہہ تعظیم کرتے ہین اوسکو عبادت مین شریک ٹہیرالیا غیر اللہ کے لئے رکوع سجدہ
و قیام و حلف و نذر و طواف و حلق و حب و رجا و خوف و طاعت سب کچہہ کرنے لگے بلکہ اس سے
بہی کچہہ اور زیادہ اور جس مخلوق کو یہہ پوجتے ہین اوسکو برابر رب العالمین کے ٹہیرا دیا یہی
لوگ برخلاف و مضاد دعوت رسل ہین اور یہی غیر اللہ کو برابر اللہ کے بتاتے ہین اور یہی جہنم مین
اپنی ضلالت کا اقرار بابت تسویۂ مذکور کے کرینگے اور انہین کے حق مین اللہ نی یہہ فرمایا ہے
ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً یحبونہم کحب اللہ
والذین آمنوا اشد حباً للہ سو یہہ سب شرک ہی اور اللہ شرک کو نہین بخشتا ہے
ابو الفتوح نی کہا ہے یہہ آیت شریف اسطرح پر اوتری کہ نضر بن حارث اور چند نفر نے جو اوسکی
ساتہہ تہے یہہ بات کہی تہی کہ اگر محمد صلعم کا کہنا درست ہی تو ہم ملائکہ کو کار کن جانتے ہین محمد
کی نسبت زیادہ تر حقدار شفاعت کی ہین اوسپر یہہ آیت اوتری قالہ مقاتل اس بنیاد پر اسجگہ

بیہ تفصیل ہے کہ ملائکہ مالک شفاعت کی نہین ہین اور بیہ دوست رکہنا اور نکا رکن ہونا انکا اونکو
اور طالب شفاعت ہونا اونسے کچھ موجب شفاعت کا نہین ہوسکتا ہے اصلی کہ غیر اللہ کو
شفاعت کا نہین ہے ہان جسنے حق کی گواہی دی ہے اور وہ عالم ہے اگر اوسکی حق مین
کوئی شفاعت کریگا تو بیہ شفاعت اوسکے لئی بسبب شہادت حق کے ہوگی وہی شہادۃ
ان لا الہ الا اللہ کچھ موالات غیر اللہ کے سبب نہوگی خواہ ملائکہ ہون یا انبیاء یا صلحاء اصلی جو
کوئی انمین سے کسیکو کارساز جانکر دوست رکہتا ہے اور اوسکو پکارتا ہے اور اوسکی قبر کا
حج کرتا ہے یا اوسکے موضع کا اور اوسکی منت مانتا ہے یا اوسکی قسم کہاتا ہے یا نذر پیش کرتا ہی
اس لئی کہ وہ اوسکا شفیع ہوجائے تو بیہ کچھ اوسکے کام پاس اللہ کی نہ آئی گا بلکہ وہ سب سی
زیادہ شفاعت سی دور جا پڑیگا نہ اللہ اوسکا شفیع ہوگا اور نہ کوئی غیر اللہ کیونکہ شفاعت نہو
گی مگر اہل توحید واخلاص کے اور جسنے کسی دوسریکو اپنا کارساز ٹہیرایا تو وہ مشرک ہی
اور بیہ قول عبادت جس سے قصد شفاعت کا کیا گیا ہی وہ اوس سے محروم رہیگا جیسے
پوجنے والے ملائکہ وانبیاء وصالحین کی بامید شفاعت کہ یہی پوجنا انکا اونکو اور شرک کرنا
اونکا موجب حرمان کا شفاعت سے ہوجائیگا اور وہ نقیض قصد کے ساتھہ معاقب ہونگی
اسلئے کہ اونہون نے اللہ کے ساتھہ اوس چیزکو شریک کیا جسکی کوئی دلیل اللہ نی نہین اتاری
بہت سی گمراہ لوگ یہی گمان کرتے ہین کہ شفاعت انہین امور شرکیہ کی سبب سے ہاتھہ آتی ہے
جسطرح کہ مشرکین ونصاری کا گمان یہی تہا یا گمراہان اسلام کا ظن ہے جو کہ داعی غیر اللہ ہین
یا قبر کا حج کرتے ہین یا کسی مکان وتہان وچلہ کا اور منت مانتے ہین اور بیہ گمان کرتے ہین کہ ان کا موسے

وہ ہماری شفاعت کرین گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ ان عذاب ربک کان محذورا ایک جماعت سلف نے کہا ہے کہ ایک قوم مسیح وعزیر وملائکہ کو پوجتے تھے اللہ نے انکو کہدیا کہ وہ مالک کشف ضر وتحویل بلا کے نہین ہین یعنے بلا کا ٹالنا اور مصیبت کا دور کرنا اونکے اختیار مین نہین ہے جسطرح کہ وہ شفاعت کے بھی مالک نہین ہین اس آیت مین کوئی استثنا نہین ہے اگرچہ اللہ اونکی دعا قبول کرتا ہے پھر فرمایا کہ جنکو یہہ لوگ اللہ کو چھوڑکر پکارتے ہین وہ خود اللہ کی رحمت کے راجی اور اوسکے عذاب سے خائف اور اعمال صالحہ سے اوسکا تقرب چاہتے ہین جسطرح کہ حال سائر مومنین کا ہے قال تعالے ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون معلوم ہوا کہ سوا اللہ کی اور کسیکو مربی وکارساز ٹھیرانا کفر ہے اور یہہ کفر منافی اسلام ہے ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ زیارت قبور کی دو طرح پر ہوتی ہے ایک شرعیہ دوسری بدعیہ شرعیہ مثل نماز پڑھنے کی ہے جنازہ پر اور مقصود اوس سے دعا کرنا ہے واسطے میت کی بدعیہ سو یہہ زیارت اہل شرک کے ہے اور اوس جنس کی زیارت ہے جو نصاری کیا کرتے ہین کہ بقصد دعا واستغاثہ وطلب حاجت نزدیک قبر کے جاتے ہین اور پاس قبر کے نماز پڑھکر میت کو پکارتے ہین سو اسطرح کی زیارت نہ کسی صحابی نے کی اور نہ حضرت نے اوسکا حکم دیا اور نہ کسی شخص نے ائمہ سلف سے اوسکو مستحب کہا بلکہ حضرت نے دروازہ شرک کا بالکل بند کر دیا سو

پہلے قسم کی زیارت جنس عبادت خدا اور احسان الی خلق اللہ کی ہے اور اس طرح کی زیارت کا
حکم ہے اور دوسری قسم کی زیارت جنس شرک باللہ اور ظلم فی حق اللہ اور فی حق عباد اللہ سے ہے
صحیح میں آیا ہے کہ جب یہ آیت اتری الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم صحابہ پر بہت
بھاری ہوئی کہا ہم میں ایسا کون ہے جسنے اپنے نفس پر ظلم نہیں کیا ہے حضرت نے فرمایا
مراد اس ظلم سے شرک ہے جیسے قول بندہ صالح کا ہے یعنی ان الشرک لظلم عظیم اور فرمایا
اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اور اللہ نے کہا ہے وقالوا لا تذرن آلھتکم ولا تذرن ودا
ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسرا ایک گروہ سلف نے کہا ہے کہ یہ نیک لوگ تھے نوح کی
قوم میں جب وہ مرگئے تو انکی قبر پر عکوف کیا انکی صورتیں بنائیں شروع بت پرستی کا
اسی جگہ سے ہوا یہی سو بہت بعض دین نصاری میں سی ہے ورنہ صحابہ و تابعین نے کبھی قصد
دعا کا پاس کسی قبر کے نبی کی ہو یا کسی اور کی نہیں کیا بلکہ ائمہ اسلام نے کھڑا ہونا نزدیک قبر
رسول خدا صلعم کے واسطے دعا کے مکروہ کہا ہے اور بدعت بتلایا کیونکہ یہ کام صحابہ و تابعین نے
نہیں کیا ہے بلکہ وہ لوگ حضرت اور صاحبین پر سلام کرکے چلدیتے تھے ابن عمر جو کہ بڑے
تبع سنت تھے جب مسجد میں آتے کہتے السلام علیک یا رسول اللہ السلام
علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابتِ پھر چلے جاتے زیادہ نہ ٹھہرتے اسیطرح امام مالک وغیرہ ائمہ
نے نص کی ہے اور ابو یوسف وغیرہ علما کی نص یہ ہے کہ کسی شخص کو یہ بات نہیں پہنچتی ہے
کہ اللہ سے بوسیلہ کسی مخلوق کے سوال کرے انبیاء ہوں یا ملائکہ یا اور کوئی ایکبار مسلمانوں کو
قحط لگا اور شدت پہنچی وہ اللہ سے دعا و طلب باران کرنے لگے اور احد کو بد دعا دینے لگے اور دعا

صالحین سے استشفا و توسل کیا جسطرح کہ حضرت نے فرمایا ہے وهل تنصرون
وترزقون الا بضعفاءکم بدعائهم و صلوتهم و اخلاصهم
اونہون نے کبھی یہہ نہین کیا کہ واسطے عاکف ہونے کے نبی یا صالح کی قبر کے پاس گئے ہون یا کسی قبر کے
پاس نماز پڑہی ہو یا کوئی حاجت کسی مردے سے مانگی ہو یا اوسکی سوگند اسکو دی ہو جسطرح
کہ بعض لوگ کہتے ہین اسألك بحق فلان وفلان بلکہ یہہ سب بدع محدثہ
ہین اور حضرت نے فرمایا خیر القرون القرن الذي بعثت فيه ثم الذين يلونهم
ثم الذين يلونهم اور سارے مسلمانونکا اسبات پر اتفاق ہے کہ حضرت کے اصحاب بہترین
طبقات امت تہے انہی مین کہتا ہون کہ واسطے دریافت اخلاص توحید کے بعد سورۂ فاتحہ کے
سورۂ اخلاص یعنے قل یا ایها الکافرون اور قل هو الله احد کفایت کرتے ہین اگر کسی سے
زیادہ تدبر و تفکر و تامل مبانی و معانی قرآن مین نہین ہو سکتا ہے جب یہہ بات نزدیک
ہر موافق و مخالف کی مسلم و متفق علیہ ہے کہ زمانہ مشہود لہا بالخیر قطعاً ازمنہ مابعد سے عقیدہ و
عمل مین بہتر و سب سے اوپر تہا تو اب جو بات اوس زمانہ کی لوگون سے ثابت نہین ہے اور اونمین
معروف و مروج نتہے یا جسپر اونہون نے انکار کیا تہا یا برخلاف اونکی سیرت کی ہے وہ بیشک
کسی نوع شرک یا بدعت یا معصیت یا حرمت یا کراہت سے خالی نہین ہو سکتی ہے فتوحات مکیہ کے باب
۸۱۹ مین کہا ہے کہ صحابہ تفسیر اون آیات کی جو حق مین شرک اکبر کی نازل ہوئی ہین اسطرح پر کرتی تہی کہ شرک اصغر
کو بہی شامل ہے اگر کوئی غیر اللہ کی سچی قسم بہی کہاتا تو وہ یمین غموس سمجہ کر ہی یعنی معصیت مین تمائم وہ چیز ہے
جو بچونکی گلے مین لٹکائی جاتی واسطے حفظ کی نظر بد سے اگرچہ قرآن کی آیت لٹکائی ہے تو بعض سلف اسکے

رخصت دیتے ہین اور بعض منع کرتے ہین ابن مسعود اسی طرف گئی ہین رقی کو عزائم کہتے ہین
جو شرک ہو وہ براہ دلیل اس سے مخصوص ہے حضرت نے رقیہ عین ونیش کی رخصت دی ہے
اور تولہ جس سے عورت طرف زوج کے اور شوہر طرف زوجہ کی دوست ہو جاوی شرک ہے
پہنانا اور تاگا باندھنا وغیرہا واسطے رفع ودفع بلا کی شرک ہے قال تعالیٰ قل افرایتم
ما تدعون من دون الله ان ارادنی الله بضر هل هن کاشفات ضره الآیۃ حضرت نے
پیتل کے چھلے اور ودعہ سے نہی فرمائی ہے حذیفہ نے ایک شخص کے ہاتھ مین تاگا دیکھا جو
واسطے دفع بخار کے لئے باندھا تھا اسکو توڑ ڈالا اور کہا وما یؤمن اکثرهم بالله الا وهم مشرکون
اللہ کی نعمت کو طرف غیر کے منسوب کرنا بھی شرک ہے قال تعالیٰ یعرفون نعمة الله
ثم ینکرونها مجاہد نے کہا جیسے کہنا کہ یہ مال میرا ہے مین اپنے باپ سے میراث مین پایا شرح
منتقی مین کہا ہے کہ رفع قبور مین قباب ومشاہد بیچ حول اولیٰ داخل ہین اور اسیطرح کا مسجد بنانا ہے قبور کو
حضرت نے اسکے فاعل کو لعنت کی ہے ان گور پرستون نے کوئی چیز باقی نہ چھوڑی جو کہ اہل جاہلیت ساتھ
اصنام کی کرتے تھے مگر انہون نے بھی یہی بات کی فانا لله اور باوجود اس منکر شنیع وکفر فظیع کے کوئی
شخص ایسا نہین ملتا ہے جو کہ اللہ کی لئے غضبناک ہو اور حامی دین حنیف بھی نہ کوئی عالم اور نہ کوئی
متعلم اور نہ کوئی امیر و وزیر اور نہ کوئی بادشاہ فیا علماء الدین ویا ملوک المسلمین ای رزء
للاسلام اشد من الکفر وای بلاء لهذا الدین اضر علیه من عبادة غیر الله وای
مصیبة یصاب بها المسلمون تعدل هذه وای منکر یجب انکاره ان لم یکن انکار
هذا الشرک البین واجبا ۵

لقد اسمعت لو ناديت حيا	ولکن لا حیاة لمن تنادي
ولو نارا نفخت لها اضاءت	ولکن انت تنفخ فی رماد

آج روز چہار شنبہ ۲ شوال ۱۳۰۲ھ کو یہ رسالہ کیدہمن تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصلحات

فہرست رسائل اردو

نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب
۵۷	قواطع البشر عن انواع الشر	۶۸	ملاک السعادة فی افراد اللہ تعالی بالعبادة
۵۸	تشفیة المقدور فی احوال الموتی والقبور	۶۹	منہاج العبید الی معرج التوحید
۵۹	کشف الغمة عن افتراق الامة	۷۰	مراد المرید فی اخلاص التوحید
۶۰	کشف الستر عن وجوب الذکر والشکر	۷۱	منجیات مہلکات
۶۱	کشف اللثام عن غربة الاسلام	۷۲	المعتقد المعتمد
۶۲	اللواء المعقود بتوحید الرب المعبود	۷۳	النصح السدید لوجوب التوحید
۶۳	اللقیا والتقی فی ذم الفساد	۷۴	وسیلة النجاة فی آیات الصلوة والصوم والحج والزکوة
۶۴	لسان العرفان الناطق بما یہلک الانسان	۷۵	ہادی القلب السلیم الی ابواب جنات النعیم
۶۵	مکارم الاخلاق		
۶۶	محو الحوبة بالاستغفار والتوبة		
۶۷	محاسن الاعمال		